السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم طالب علم درس کی ایک مجلس میں بحث مباحثہ کررہے تھے۔ کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کیوں کی جاتی ہے۔ ؟ایک ساتھی نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کے عذاب کے خوف اوراس کی رحمت کی امید کی وجہ س کرتے ہیں۔ اوراس کی دلیل اس نے یہ پش کی کہ عبادت کے لوازم میں یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ انہیں ہم بجالائیں اور جن سے انھوں نے منع کیا ہے۔ ان سے رک جایئں ایسا کرنے ہی سے اللہ کی عبادت ہوگی۔ اوراسی عبادت پر ہی جزاء کا انحصار ہوگا اوراسی کی ہم رغبت کرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ یہ سن کر ایک دوسرے طالب علم نے کہا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کی ذات کے لئے کرتے ہیں۔ اس نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ صرف وہی عبادت کا مستحق ہے۔ لہذا ہم جنت وجہنم سے بے نیاز ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ جنت اور جہنم نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی۔ ؟الغرض اسی طرح اس نے پہلے قول کی زبردست تردید کی اوراسے ایک قول ''منکر'' قرار دیا۔

سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سا قول صحیح ہے؟ کیا آداب علم تعلم میں سے یہ بھی ہے کہ بغیر دلیل کے قول رد کردیا جائے۔اپنے مؤقف کے خلاف قول کو کسی دلیل کے بغیر رد کردیا جائے۔ اس طرح کے امور مسائل میں زیادہ بحث مباحثے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں حساب کے وقت ایک آدمی کو حاضر کر کے یہ پوچھے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں کی؟ وہ بندہ عرض کرے گا کہ: ''اے اللہ! میں نے جنت اوراس کی ابدی نعمتوں کے بارے میں سنا تو راتوں کو بیدار رہا۔ دنوں کو تیری عبادت میں مشغول رہا۔ اور پیاسا رہا کہ جنت میں داخل ہونے کے شوق اور نعیم مقیم اور ثواب عظیم کے حصول کی خواہش تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا۔ ''یہ ہے میری جنت جا اس میں داخل ہوجا'' تیری ہر تمنا وخواہش کو پورا کردیا جائے گا۔ اللہ ایک اور بندے کو بلائے گا اوراس سے فرمائے گا کہ ''تو نے میری عبادت کیوں کی وہ کہے گا کہ میں نے جہنم اوراس کے عذاب اس کی عبرت ناک سزاؤں اوراس کی زنجیروں اوراس کی بیڑیوں (طوقوں) اوراس کے آلام ومصائب کے بارے میں سنا تو میں نے جہنم اوراس کی سزاؤں اوراس کے عذابوں سے بچنے کے لئے رات کے آرام اور دن کے چین کو تج دیا۔ اور خوب خوب مشقتیں برداشت کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جواب سن کر فرمائے گا۔ ''میں نے تجھے جہنم سے بچالیا جا تو جنت میں داخل ہوجا'' تیری ہر خواہش پوری ہوگی'' پھر اللہ تعالیٰ ایک اور بندے کو بلائے گا۔ اس سے فرمائے گا کہ ''اے میرے بندے تو نے میری عبادت کیوں کی؟'' وہ بندہ عرض کرے گا۔ ''اللہ میں نے تیری صفات تیرے جلال تیری کبریائی تیری نعمتوں اور تیری نوازشوں کو پہچان لیا تھا۔ تو میں نے تیری ملاقات کے شوق اور تیری محبت کی خاطر میں نے تیری عبادت کی۔ مخلوق پر اپنے فضل وانعام اور کمال صفات اور عظیم جلال کے باعث تو ہی عبادت وتعظیم کا مستحق ہے۔ '' اللہ رب ذوالجلال فرمائے میں یہ موجود ہوں۔ تو میرا دیدار کرلے۔ میں نے تجھے بے پایاں اجر وثواب سے نوازا اور تیری تمام خواہشوں اور تمناؤں کو پورا کردیا۔

اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ جواب دینے میں دونوں برحق ہیں۔ لیکن وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور وہ جانتا ہے کہ اوہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کی عبادت کیجائے۔ وہ اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہے۔ وہ اپنے بندے کا خالق ومنعم حقیقی ہے۔ وہی فضل وکرم اور ثنا حسن کا مالک ہے۔ جو اس احساس وادراک کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ اسے یقیناً ثواب زیادہ ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم